Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ر

یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ★ ۲۲ نبوت ۱۳۳۴ھش - ۲۲ نومبر ۱۹۵۵ء ★ نمبر ۲۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"

ربوہ ۲۱ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؂

"خدام الاحمدیہ" سے مراد یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا کے احمدی خادم ہو بلاتفریق و امتیاز ہر چھوٹے بڑے کی خدمت بجالانا تمہارا اولین فرض ہے

اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، دعاؤں پر خاص زور دو اور خدمتِ خلق کا فریضہ احمدیت کے بلند معیار کے مطابق ادا کرو

اجتماع کے اختتامی اجلاس میں خدام الاحمدیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

ربوہ ۲۱ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل مجلس خدام الاحمدیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے خدام کو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے دعاؤں پر زور دینے اور خدمت خلق کا فریضہ اس بلند معیار کے مطابق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ جس کا احمدیت ان سے مطالبہ کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم صرف احمدیوں کے خادم ہو۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم احمدی خادم ہو۔ اور احمدیوں کے معیار اور "اسٹینڈرڈ" کے مطابق مخلوق خدا کی ایسے بے لوث طریق پر خدمت بجا لاتے ہو۔ کہ جس کی ڈھونڈے سے بھی کوئی نظیر نہ مل سکے۔ حالیہ سیلابوں کے وقت اپنے اپنے علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ نے مصیبت زدگان کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں ان پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم خدمت خلق کے اس نیک جذبے کو ایسے بلند معیار پر پہنچانے کی کوشش کرو کہ تمہارا وجود قوم و ملک کے لئے انتہائی مفید اور ضروری وجود بن جائے۔ جب بھی خدمت کا موقعہ آئے تو لوگوں کی نگاہیں تمہاری طرف ہی اٹھیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کا دل یہ گواہی دے کہ ہماری نجات ایسے ہی ایثار پیشہ نوجوانوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ امر واقعہ یہی وہ ستون ہیں جن پر یہ قومی عمارت قائم ہے۔

ریلیف کا کام کرنے والے خدام

کل ۲½ بجے کے قریب جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے آخری روز خدام سے خطاب کرنے کے لئے مقام اجتماع میں تشریف لائے تو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ان کثیر التعداد خدام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ جنہوں نے مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دے کر خدمت خلق کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان سب خدام کو شرف مصافحہ سے نوازتے ہوئے ہر مجلس کے خدام سے علیحدہ علیحدہ دریافت فرمایا کہ انہوں نے کس کس علاقے میں ریلیف کا کام کیا۔ اور یہ کہ ان کی امدادی سرگرمیوں کی نوعیت کیا تھی۔ حضور نے بعض خدام کو ان کے علاقوں کی ضروریات اور حالات کے مطابق انہیں مناسب ہدایات بھی دیں؛

خدمت کا طریق

جب آنہ ضلع شیخوپورہ کے بعض زمیندار خدام حضور کی خدمت میں پیش ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ وہاں خدام نے معمار کا کام نہ جاننے کے باوجود مصیبت زدہ لوگوں کے مکانات خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر کئے ہیں۔ اس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا خدمت خلق کی خاطر ہمارے دوستوں کو دلپسند مشغلے کے طور پر معمار کا کام سیکھنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے یہ کام بہت تھوڑی سی کوشش کے ساتھ بآسانی سیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ بارشوں اور سیلابوں وغیرہ کی ناگہانی مصیبتوں کے وقت وسیع پیمانے پر ایسی خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ کہ جس کی ایسے مواقع پر ہمیشہ ہی شدید ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

ان سب خدام کو مصافحہ کا شرف عطا فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نائب صدر صاحب کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لانے کے بعد جو تقریر ارشاد فرمائی۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

دعاؤں کی وجہ سے صحت میں بحالی کے آثار

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا احباب کو علم ہے کہ اس سال کے شروع میں مجھ پر ایک خطرناک بیماری کا حملہ ہوا۔ اس کے آثار ابھی تک چل رہے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے دماغ کو اتنا صدمہ پہنچا ہے کہ دماغ بہت جلد تھک جاتا ہے۔ یہ محض ہمارا عقیدہ ہی نہیں ہے بلکہ واقعاتی طور پر بھی بات یہی ہے کہ جب بھی جماعت کے دوستوں نے خصوصی رنگ میں دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری طبیعت میں بحالی پیدا ہوئی ہے۔ ان دنوں انصار اللہ کے ممبران جو پہلے سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ راتوں کو جاگ جاگ کر میرے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آج صبح میں نے اپنی طبیعت میں خاص بشاشت اور بحالی محسوس کی۔ اور میں اپنے اندر کام کرنے کی عام دستور سے زیادہ توفیق پاتا تھا۔ جب بھی دعاؤں کے ذریعہ سے بیماری کا اثر زائل ہوتا ہے۔ تو ایسی تندرستی تو محسوس نہیں ہوتی جیسی کہ بیماری کے حملہ سے پہلے تھی لیکن اتنا ضرور ہے کہ جسم پر بیماری کا ایسا تصرف نہیں رہتا جیسا کہ بعض وقت محسوس ہوتا ہے۔

توکل کا صحیح مفہوم

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا آج جو انصار اللہ کی رپورٹ میرے سامنے آئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ انصار اللہ کے اجتماع میں کسی دوست نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ سب سے اعلیٰ مقام توکل کا ہے۔ سو اس کا کیا مطلب ہے؟ وہاں اس سوال کا جواب دیا گیا اور اس پر دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس بارے میں کچھ کہوں۔ توکل کے معنے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے۔ سپرد کرنے سے مراد یہی ہے کہ جس کام کے لئے خدا نے جو کچھ سامان اور قوتیں عطا کی ہیں انسان انہیں زیادہ سے زیادہ کام میں لائے اور پھر جو کمی رہ جائے۔ اسے اس یقین کے ساتھ خدا پر چھوڑ دے کہ اسے خدا پورا کر دے گا۔ پس ہر وہ شخص جو خدا کے عطا کردہ سامانوں سے کام نہیں لیتا اور پھر چاہتا ہے کہ اس کا کام ہو جائے وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ مجھے پورے سامان میسر ہیں۔ ان کی مدد سے میں ضرور ہی کامیاب ہو جاؤں گا۔ وہ بھی غلطی خوردہ ہے۔ توکل کا مفہوم یہ ہے کہ خدا نے تمہیں جو طاقتیں عطا کی ہیں ایک دنیادار سے بڑھ کر انہیں کام میں لاؤ اور پھر ایک صوفی سے بڑھ کر خدا پر بھروسہ رکھو کہ جو کمی ہوگی اسے خدا خود پورا کر دیگا۔ حضور نے فرمایا اگر تم اس توکل پر قائم رہو۔ اور اپنی نسلوں کو اس پر قائم کرتے چلے جاؤ تو قیامت تک کوئی تم پر غالب نہیں آسکے گا۔ اور تم ہی ہمیشہ دوسروں پر غالب رہو گے۔

افسردگی دور کرنے کی تلقین

توکل کے صحیح مفہوم کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ پرسوں جب میں اجتماع میں آیا تو مجھے انصار و خدام کے چہرے کچھ [illegible]

(باقی)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۵۵ء

قائداعظم مرحوم کا ایک اصول

(۲)

کل ہم نے قائداعظم مرحوم کے ایک جواب کو جو ڈاکٹر باقر صاحب کے سوال کے متعلق تھا ماہنامہ کوآپریشن سے الفضل میں نقل کرکے عرض کیا تھا۔ کہ قائداعظم مرحوم نے مسلم لیگ کو مذہبی پلیٹ فارم بنانے سے جو گریز کیا تھا۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہی تھی۔ کہ مذہبی تعصب اور فرقہ بندی مسلم لیگ کی تحریک کے لئے خطرناک ثابت ہوتا۔ اور مسلمانوں میں وہ سیاسی اتحاد پیدا نہ ہوسکتا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔

ہم نے آخر میں عرض کیا تھا، کہ "مسلم لیگ" محض ایک نام ہے۔ ورنہ حقیقی چیز جو اس وقت بھی پاکستان کے ارتقاء اور استحکام کے لئے ضروری ہے وہ قائداعظم مرحوم کا اصول ہے۔ اب بھی وہی پارٹی اس کام کو سرانجام دے سکتی ہے۔ جو اپنی تنظیم اسی اصول پر کرے۔

مسلم لیگ جب تک اسی اصول پر کاربند رہی۔ کامیاب رہی۔ لیکن بعد میں وہ ایسے عناصر کے ہاتھوں پڑ گئی۔ جن سے قائداعظم مرحوم نے اسے نہایت عمدگی اور سختی سے بچائے رکھا۔ چنانچہ بعض سربرآوردہ پنجابی مسلم لیگیوں نے فسادات پنجاب میں عملی حصہ لیا۔ اور مسلم لیگ کی دھجیاں اڑادیں۔ اب مسلم لیگ ایک جسم ناتواں بلکہ تن بے جان بن کر رہ گئی ہے۔ نام تو باقی ہے۔ مگر عوام پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ اور اگرچہ کئی اطراف سے کوشش کی جارہی ہے۔ کہ اس کو از سرِ نو زندہ کیا جائے۔ مگر زندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اور وہ عناصر جنہوں نے اس کی جان نکالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ اس کی لاش پر کھڑے قہقہے مار رہے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس مردہ میں پھر جان ڈالی جاسکتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ نام میں بے شک کچھ نہیں ہوتا۔ مگر ہم نے دوسروں کے ہاتھوں چڑھ کر اس نام کو بھی اب بدنام کر دیا ہے۔ وہ لوگ جو مسلم لیگ کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ اب انہوں نے اس کو کمزور و ناتواں دیکھ کر اس کے نام کو بھی خطرناک چیز بنادیا ہے۔ اور نام کا مضحکہ اڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ عوام بھی اب اس کے نام سے بدکتے ہیں۔ وہ نام جس کو قائداعظم نے لیکر متحرک اور فعال چیز بنادیا تھا۔ اب بدنام ہوچکا ہے۔ کیونکہ اس نام کے لینے والوں نے اپنے منشور اور اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا ہے۔ قائداعظم مرحوم نے جب مسلم لیگ کو اٹھانا چاہا تھا۔ تو اس وقت بھی یہ ایک مردہ ہی تھی۔ مگر قائداعظم نے اس میں زندگی کی سانس پھونک دی تھی۔

اس لئے ہمارا یقین ہے۔ کہ جس طرح قائداعظم نے مردہ کو زندہ کیا تھا۔ اب بھی کوئی صاحب ہمت کوشش کرے۔ تو اس کو زندہ کرسکتا ہے۔ مگر ضرورت ہے ایسے انسان کی جو مسلم لیگ کے منشور اور اصولوں کو لے کر پاکستان کے ارتقاء اور استحکام کی جدوجہد اسی جوش اور اسی انہماک سے کرے۔ جس سے قائداعظم مرحوم نے اس کے حصول کے لئے کی تھی۔

قائداعظم مرحوم کا بنیادی اصول یہی تھا۔ کہ اس کو مذہبی تفرقہ بازوں سے محفوظ کرایا جائے۔ اور اختلاف عقائد سے بالا ہو کر اسی کو مسلمانوں کی صحیح سیاسی جماعت بنایا جائے۔ ایسی جماعت کی پاکستان کو سخت ضرورت ہے ورنہ ڈر ہے جیسا کہ بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ ملک مذہبی تفرقہ بازی کے اڈے چڑھ جائے گا اور خدا نہ کرے۔ قائداعظم کا تمام کیا کرایا کام خاک میں مل جائے گا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ اگرچہ مذہبی فرقے سب اسلام کا نام لیتے ہیں۔ مگر ہر ایک کا تصورِ اسلام جدا جدا ہے۔ جو چیز ایک کے نزدیک عین اسلام ہے۔ دوسرے کے نزدیک خلاف اسلام ہے۔ جیسا کہ قائداعظم نے فرمایا ہے۔ بہت سے جرأت مند لوگوں کو جنہوں نے لگاتار جدوجہد سے پاکستان حاصل کیا ہے۔ بعض نیم مذہبی اور نیم سیاسی جماعتیں مسلمان ہی نہیں سمجھتیں۔ مودودی صاحب کی جماعت نے تو صالحین اور غیر صالحین کی سی اصطلاحیں بھی ایجاد کرلی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلام کو ماننے والے تمام کے تمام اسلام کی صحیح تعریف کے مطابق صالحین نہیں ہیں۔ مگر اس تفریق کو سیاست میں گھسیٹنے کی خود اسلام بھی اجازت نہیں دیتا۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ایک اسلامی ملک میں ارباب اقتدار نیک۔ متقی ہونے چاہئیں۔ مگر کون ہے جو محض اختلاف خیال کی وجہ سے دوسرے کو غیر صالح کا خطاب دینے کا مجاز ہے۔ اور ملکی سیاست سے اس کو الگ رکھ سکتا ہے۔

اگر سیاست میں ان باتوں کی اجازت دی جائیگی تو جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ پاکستان بابل کا مینار بن جائے گا۔ جہاں ہر ایک اپنی اپنی بولی بولیگا۔ اور دوسرے کی نہیں سنے گا۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ نے اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ عدالت مذکور کے روبرو مختلف ارباب علم لفظ "مسلم" کی بھی یکساں تعریف نہیں کرسکے۔ اس میں بھی اختلاف ہے۔ جب لفظ مسلم کی تعریف میں یکسانی نہیں۔ تو مسلم کہلانے والوں کے عقائد و اعمال میں کس طرح یکسانی ہوسکتی ہے۔ یہ تو ایک بھڑوں کا چھتہ ہے۔ جس کو چھیڑنا قطعاً عقلمندی نہیں۔

بعض لوگ ان باتوں کو سنکر الزام لگاتے ہیں۔ کہ یہ اسلامی قانون کے نفاذ کی مخالفت ہے۔ حالانکہ یہ ان لوگوں کی تنگ نظری کی مخالفت ہے۔ نہ کہ اسلامی قانون کی۔ جب تک یہ لوگ اپنے دلوں میں رواداری کے جذبات پیدا نہیں کریں گے۔ اور اختلافات کو برداشت کرنے کی طاقت پیدا نہیں کریں گے۔ ایسے لوگوں کے مطالبات ہی ایسے ہیں۔ جن پر پاکستان کے حقیقی بہی خواہوں کو ہرگز توجہ نہیں دینی چاہیئے

مبارک باد

جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" کی اشاعت مورخہ ۱۶ رنومبر ۱۹۵۵ء کے اداریہ میں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے اداریوں پر تنقید کرتے ہوئے مدیر محترم فرماتے ہیں:-

"معاصر کی پالیسی سے ہم پوری طرح باخبر ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی احساس ہے۔ کہ اسی دوران میں احمدی فلسفہ سیاست کا پیوند لگ جانے سے تو اس کی اس روش میں مزید پختگی آگئی ہے۔"

ہمیں یہاں اس بات پر افسوس کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ "احمدی فلسفہ سیاست" جماعت اسلامی کے نزدیک کوئی خطرناک چیز ہے۔ اور نہ اس بات پر تعجب ہے۔ کہ تسنیم نے احمدیت کے متعلق طنزیہ طریق تحریر اختیار کیا ہے۔ یہ تو اس جماعت کی شاید اب فطرت ثانی بن چکی ہے۔ البتہ ہمیں اس امر پر اسلامی جماعت اور مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی خدمت میں مبارک پیش کرنا ہے۔ کہ "تسنیم" نے کم از کم اس دفعہ ادنیٰ اسلامی اخلاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اور "قادیانی" کی بجائے "احمدی" لکھا ہے۔

ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی جماعت کے دوسرے ارکان اور خود مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کو بھی توفیق عطا کرے۔ کہ آئندہ وہ "تنابز بالالقاب" جیسے گناہ کے ارتکاب سے مجتنب رہیں۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

نوجوانانِ احمدیت کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا

ایک اہم ارشاد

مورخہ ۱۱/۵۵ کو قیام لاہور کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس عاجز کو ارشاد فرمایا۔ کہ نوجوانوں کو یہ تحریک کی جائے۔ کہ وہ تقویٰ اور عبادت پر خاص طور پر زور دیں۔ اور اتنی عبادت کریں۔ کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں۔ اور ان پر الہام نازل ہونا شروع ہو جائے۔

پس میں ان مختصر الفاظ کے ساتھ نوجوانوں کو حضور کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ نوجوان اس طرف فوری توجہ کریں گے۔ چونکہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں اور جو نوجوان اس وقت حضور کے ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ یقیناً ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور وہ اپنے رب کو اپنے قریب پائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)، امید ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھی اس طرف خاص اور فوری توجہ دیں گی۔

(خاکسار غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں احمدی جماعتوں کی آٹھویں سالانہ کنونشن

ملک کے اطراف و جوانب سے اسلام کے پروانوں کا اجتماع

حقانیت اسلام پر تقاریر اور اشاعت اسلام کیلئے تجاویز

(از محترم سید جواد علی صاحب بی۔ اے سیکرٹری امریکہ مشن)

بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

الحمد للہ کہ سالہائے گزشتہ کی طرح اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی کہ امریکہ میں اسلام کے نام لیوا ایک جگہ جمع ہو کر اسکے نام کو بلند کر سکیں۔ اور اس کے دین کی حقانیت کا اعلان کر سکیں۔ گزشتہ سال یہ کنونشن پٹس برگ میں منعقد ہوئی تھی۔ اور احباب نے فیصلہ کیا تھا کہ ۱۹۵۵ء میں کنونشن سینٹ لوئیس میں ہو۔ کنونشن کے لئے ۳ اور ۴ ستمبر کی تاریخیں مقرر تھیں۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چاروں مبلغین برادرم مولوی نورالحق صاحب انور قائمقام مبلغ انچارج نیویارک سے برادرم عبدالشکور کنزے بمعہ اہلیہ محترمہ شکاگو سے برادرم شکر الٰہی صاحب لاس اینجلز سے اور خاکسار واشنگٹن سے کافی عرصہ پہلے مقام کنونشن پر پہونچ گئے۔ تاکہ انتظامات خوش اسلوبی سے طے پا سکیں۔ کنونشن کے نمائندگان تو یکم ستمبر سے ہی آنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن ۲ ستمبر کی شام کو اچھا خاصہ مجمع ہو گیا۔ یہ احباب نیویارک۔ واشنگٹن۔ پٹس برگ۔ کلیولینڈ۔ شکاگو ڈایٹرائیٹ۔ ملواکی۔ ڈیٹن۔ انڈیانا پلیس سن سینسناٹی۔ بالٹی مور۔ باسٹن اور ینگسٹاؤن کی جماعتوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ برادرم سید عبدالرحمٰن صاحب آف کلیولینڈ اپنے بھتیجے عزیزم طاہر احمد بخاری کے ہمراہ شامل کنونشن ہوئے اور انتظامات میں ہر قسم کی امداد فرماتے رہے۔

پروگرام کے مطابق ۳ ستمبر کی صبح کو دس بجے جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی۔ اس کے بعد برادرم نورالحق صاحب انور مبلغ انچارج نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان اور اس کا فضل ہے۔ کہ ایک دفعہ پھر ہم لوگ اس مقام پر اس کا ذکر بلند کرنے اور اس کے دین کی خدمت کے ذرائع سوچنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ گو دنیا کی نگاہ میں یہ عجیب نظر آئے گا۔ کہ یہ دنیاوی لحاظ سے بے حیثیت لوگ وسیع و عریض امریکہ کے ایک گوشے میں بیٹھے ہوئے اسلام کی فتح و ظفر کی امید لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے خدا کے کام ہمیشہ سے ہی عجیب رہے ہیں۔ اور ہماری ساری تاریخ ہی عجائبات سے بھری پڑی ہے۔ ہمارے آقا اور ہمارے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی عجوبہ نظر آیا۔ کہ عرب کے فاقہ مست اور بادیہ نشین دنیا کے استاد بن گئے۔ اور پھر اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک دفعہ پھر اس معجزے کی یاد تازہ ہوئی۔ کہ ایک یکہ و تنہا شخص اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق کامیاب ہوا تو آج ہزاروں اشخاص آپ کی غلامی کا دم بھرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:-

"ایک وقت وہ بھی تھا کہ دسترخوان کے ریزے میری خوراک تھے۔ آج یہ حال ہے کہ ہزاروں اشخاص میرے خوان یغما سے خوشہ چیں ہو رہے ہیں"

اسلئے گو ہمارا یہ اجتماع دوسروں کے لئے تعجب اور حیرت کا موجب ہو۔ لیکن ہمارے دل امید سے پُر ہیں۔ کہ انشاء اللہ اسلام کے غلبے کے دن نزدیک ہیں۔ پس آؤ کہ اس امید اور یقین کے ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوں کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں ان خوش بخت خدام اسلام میں شامل فرمائے۔ جن کی زندگیاں اس دین پاک میں گذریں اور خدا کرے کہ ہماری موت نیکوں کی موت ہو۔

اس کے بعد حاضرین سمیت دعا فرمائی اور اس طرح ہمارے جلسہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت اور اس کے حضور دعا کے ساتھ ہوا:

افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ کا پہلا اجلاس محترم سید عبدالرحمٰن صاحب آف کلولینڈ کی صدارت میں شروع ہوا۔ سب سے پہلے برادرم رشید احمد صاحب امریکن نے سینٹ لوئیس کی جماعت کی طرف سے حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا۔ اور انہیں جلسے میں شمولیت پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد برادرم عبدالشکور صاحب کنزے نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی احکام اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی احباب کو تلقین فرمائی اس ضمن میں آپ نے تفصیل سے ان ذمہ واریوں کا ذکر کیا۔ جو اسلام قبول کرنے کے بعد ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

برادرم کنزے صاحب کی تقریر کے بعد مختلف جماعتوں کے صدر صاحبان نے اپنی جماعتوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے مختصراً تبلیغی اور تربیتی رپورٹیں پیش کیں۔ یہ تقاریر بڑے اخلاص سے کی گئیں۔ اور حاضرین کرام ان سے کافی متاثر ہوئے اکثر مقرر اور حاضرین میں سے ایسے بھی تھے جن کی دل کی گہرائیوں میں اسلام کی خوبیوں نے گھر کر لیا تھا۔ اور وہ اپنے آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکے۔ امریکہ میں ایسی روحیں خدا نے پیدا کی ہیں کہ جن کے دل میں حقیقی طور پر اسلام کی محبت اور عشق ہے۔ اور وہ قربانی اور عمل کے لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اس نظارے کو دیکھ کر انسان کا دل خدا کی قدرت کے سامنے جھک جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے انسان دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جب خدا کی محبت کی چنگاری پھونکنے والے کمر ہمت باندھ لیں تو مشرق اور مغرب میں کوئی دوری نہیں رہتی۔ اور محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد میں گیت گانے شروع کر دیتے ہیں۔ مذہب کے لحاظ سے ان تاریک کونوں میں اللہ اکبر کی آواز بلند ہونا اور مٹھی بھر مسلمانوں کا جمع ہو کر پُر اخلاص خیالات کا اظہار کرنا اسلام کے حق میں تبلیغ کرنا بہت ہی خوشی اور مسرت کا موجب ہے۔

پروگرام کے مطابق پہلے اجلاس میں مرکزی سیکرٹری صاحبان کی طرف سے رپورٹیں پیش ہونی تھیں مگر اس اجلاس میں صرف سیکرٹری تعلیم و تربیت کی رپورٹ پیش ہوئی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے ان کے خدا مُردے۔ اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔ اے نادانو تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مردار کھانے میں کیا لذت۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے" (انجام آتھم)

دعاؤں اور عبادتوں کی روحانی فضا میں مجلس انصاراللہ کا پہلا سالانہ اجتماع

محترم نائب صدر صاحب ـــ دیگر عہدیداران اور بزرگان سلسلہ کی اہم تقاریر

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۰؍نومبر کو شروع ہو کر ۱۱؍نومبر کی شام کو نہایت کامیابی کے ساتھ دعاؤں اور عبادتوں کے روحانی ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ ۱۱؍نومبر کو حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اجتماع میں تشریف لائے اور تمام انصار کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ پہلے دن کی کارروائی ذیل میں مختصراً درج کی جاتی ہے۔

ربوہ ۱۰؍نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی انصار و خدام کے مشترکہ اجلاس میں افتتاحی تقریر کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں انصاراللہ کے پہلے سالانہ اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی ملک کے طول و عرض سے مجالس انصاراللہ کے نمائندگان اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ سٹیج پر مجلس کے جواں ہمت نائب صدر محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے علاوہ متعدد مرکزی عہدیداران مثلاً مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے قائد عمومی۔ چوہدری ظہور احمد صاحب نائب قائد عمومی۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل قائد تبلیغ اور مجلس عاملہ مرکزیہ کے متعدد دیگر ممبران تشریف رکھتے تھے۔

محترم نائب صدر صاحب کی تقریر

کارروائی کا آغاز مکرم مولوی قمرالدین صاحب نائب قائد تعلیم و تربیت نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ جس کے بعد مجلس کے نائب صدر صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے نے تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے انصاراللہ کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے انصار کے کی رہائش اور اجتماع کے لئے اپنا ہوسٹل پیش کیا۔ بعد ازاں آپ نے انصار سے اپیل کی کہ وہ جلد سے جلد اپنا دفتر قائم کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر انصار ہمت کریں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ کہ ہم اگلے سال سالانہ اجلاس اپنے دفتر کی عمارت میں کرنے کے قابل ہو سکیں۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ انصار جماعت کے بڑے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ چالیس سال سے زائد عمر کے ممبر انصاراللہ کے ممبر ہیں۔ اور درحقیقت چالیس سال کی عمر ہی ایسی ہوتی ہے۔ جب کہ انسان کے جسمانی ذہنی اور روحانی قوائے پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں ہوا۔ جسے چالیس سال کی عمر سے پہلے نبوت کے فرائض اللہ تعالیٰ نے تفویض کئے ہوں۔ پس انصاراللہ جوانوں کی جماعت ہے۔ انصار کو چاہیئے کہ وہ جوانوں کی طرح ہی کام کریں۔ اور اتنا کام کریں کہ فاستبقوا الخیرات کے قرآنی حکم کے ماتحت نیک کاموں میں خدام الاحمدیہ سے بھی سبقت لے جائیں ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم اپنی سستیوں کو ترک کر کے نمایاں کام کریں گے۔ بالخصوص ذکر الٰہی عبادت دعاؤں اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور نوجوانوں کو بھی اسکی تلقین کریں گے۔

آپ نے فرمایا دنیا اس وقت جہاں مذہبی صداقت کی محتاج ہے۔ وہاں دنیوی صداقت کی بھی متلاشی ہے۔

مذہبی صداقت کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے راستے پر چلکر اسی دنیا میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لیں، چنانچہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اسکے غیر معمولی نشانوں کے نظارے دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان زندہ نشانوں کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے ہم پر یہ زیادہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ کہ ہم دنیا کو اسلام کی دعوت دیں۔ اور اس مذہبی صداقت کو منوائیں۔ لیکن دنیوی صداقت بھی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ دنیوی صداقت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اخلاق ہم دنیا میں پھر قائم کریں جو دنیا سے ناپید ہو چکے ہیں۔ مثلاً سچ بولنا بے لوث جذبہ کے ساتھ خدمت خلق کرنا دیانت و امانت کا اعلیٰ معیار قائم کرنا یہ سب باتیں دنیوی صداقت میں شمار کی جا سکتی ہیں۔ اور انصار کو چاہیئے کہ وہ ان کو بھی دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی تقریر

محترم نائب صدر صاحب کی تقریر کے بعد مجلس کے قائد عمومی محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے نہایت عام فہم اور دلنشین پیرایہ میں انصاراللہ کا مطلب اور مفہوم واضح کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ انصاراللہ کا جو مطلب اور مفہوم میں سمجھا ہوں، وہ میں احباب کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ انصاراللہ کے لفظی معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کرنے والے اس کا ایک مفہوم یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دنیا اور اسکی مخلوقات پیدا فرمائی ہے۔ اور جس طرح وہ دنیا کے نظام کو چلا رہا ہے۔ اسکے اس کام میں ہم اس کی مدد کریں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ مفہوم تو کسی صورت میں درست نہیں۔ کیونکہ انسان تو خود بہت ہی عاجز اور لاچار ہے، وہ کسی صورت میں بھی اس نظام عالم کو چلانے میں اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں کر رہا اور نہ کر سکتا ہے۔ تو پھر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم کیوں انصاراللہ کہلاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ایک مفہوم انصاراللہ کا یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو کچھ چاہتا ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے ہم اپنی بساط کے مطابق کوشش کریں، میرے نزدیک یہی وہ مفہوم ہے جسے سامنے رکھکر ہم ایک رنگ میں انصاراللہ کہلا سکتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے۔ سو اس کا جواب تو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دے دیا ہے۔ وہ فرماتا ہے

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کرے۔ جو انسان اس غرض کو پورا کرتا ہے۔ اس کے متعلق ایک رنگ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی مدد کرنے والا ہے۔ یعنی انصاراللہ ہے۔

مکرم درد صاحب نے عبادت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ عبادت یہی ہے کہ اپنے آپ کو انسان ایک عاجز بندہ سمجھے اور اپنے قول و فعل سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت و جبروت کا اقرار کرے۔ اور دنیا کو بھی اسکے آستانہ پر جھکانے کی کوشش کرتا رہے۔ اسی کوشش و سعی میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ اسلام کا مفہوم بھی آ جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ اگر ہم عبادت کا صحیح مفہوم سمجھ لیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ تو نہ صرف ہماری اپنی بلکہ ساری جماعت کی اور پھر ساری دنیا کی خود ہی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔ اور اس طرح ہم اپنے آپ کو ایک رنگ میں انصاراللہ کہلانے کے مستحق ہو جائیں گے اگر ہم یہ نہیں کرتے تو پھر لفظی طور پر انصاراللہ کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

درس الحدیث

مکرم درد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی ظہور حسین صاحب نائب قائد مال نے درس الحدیث دیا۔ آپ نے حسن اخلاق کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث پڑھیں اور ان کی توضیح و تشریح فرمائی۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر

بعد ازاں محترم نائب صدر صاحب کے ارشاد پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی سٹیج پر تشریف لائے آپ نے محبت الٰہی کے موضوع پر تقریر فرمائی جو معارف قرآنیہ سے پُر تھی آپ نے اپنی تقریر میں ثابت فرمایا کہ تمام مسائل اور تمام مذاہب کی جان اور روح محبت الٰہی ہے۔ یہی وہ نعمت ہے۔ جس کے حاصل ہونے سے انسان دنیا میں رہتے ہوئے بھی اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی آغوش میں پاتا ہے رویائے صادقہ کشوف مکاشفات اور الہام کے عظیم الشان روحانی انعام اسے حاصل ہو جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے اسے نظر آتے ہیں

حضرت مولانا راجیکی صاحب کی تقریر کے بعد اجلاس نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے لئے ملتوی ہو گیا۔ (باقی) (نامہ نگار خصوصی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کی مفصّل کارگذاری

ورزشی اور علمی مقابلے ۔ تلقینِ عمل ۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد

ربوہ ۲۱ نومبر: خدام الاحمدیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع تین روز تک جاری رہنے کے بعد کل یہاں ختم ہوگیا۔ اجتماع حسب سابق کھلے میدان میں اس طور پر منعقد ہوا۔ کہ ہر مجلس نے اپنے اپنے خدام کے لئے علیحدہ خیمے نصب کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے تین روز تک ان خیموں میں مقیم رہ کر تربیت و اصلاح کے ایک مخصوص پروگرام میں حصہ لیا۔ اس مرتبہ خدام کی ۲۱۰ مجالس کے ۸۰۷ خدام نے اجتماع میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں مختلف مجالس کے ۲۹۵ اطفال نے بھی شریک ہوکر تربیت و اصلاح کے اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ بیرونِ پاکستان کی دس مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان کو بھی اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ انڈونیشیا۔ برٹش سمالی لینڈ۔ ٹرینی داد۔ چین۔ ڈچ گی آنا شام۔ عدن۔ مشرقی افریقہ۔ گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) اور قادیان کے نمائندے بھی اس اجتماع میں موجود تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کے دوش بدوش اجتماعی عبادات۔ ورزشی اور علمی مقابلوں۔ تلقینِ عمل اور مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں حصہ لیا۔ اجتماع میں شریک ہونے والے احمدی نوجوانوں نے اپنے شب و روز کس طرح بسر کئے۔ اس کی ایک جھلک اجتماع کی کارگذاری کی رپورٹ میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ جو کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذیل میں درج کی جا رہی ہے:۔

پہلے روز (۱۸ نومبر) کی کارروائی

ورزشی مقابلے:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر کے بعد (جس کا خلاصہ ۲۰ نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے) تین بجے سہ پہر کے قریب مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تمام خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ جس کے بعد عملاً اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مطابق تین بجے سہ پہر سے شام تک کا وقت ورزشی مقابلوں کے لئے مقرر تھا۔ چنانچہ اوقات کی پابندی کے ساتھ شام تک گولہ پھینکنے۔ کلائی پکڑنے۔ سو گز کی دوڑ۔ والی بال۔ مشاہدہ و معائنہ۔ اونچی چھلانگ اور ۲۲۰ گز کی دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ جن میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں جو نوجوان اول و دوم رہ کر انعامات کے مستحق قرار پائے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

گولہ پھینکنا:۔ اول اللہ رکھا صاحب گھٹیالیاں۔ دوم محمد اسلم صاحب گکیم احمد نگر۔

کلائی پکڑنا:۔ اول۔ ناصر احمد صاحب لائل پور دوم: منیر احمد صاحب ربوہ۔

۱۰۰ گز کی دوڑ:۔ اول ضیاء الحق صاحب ربوہ دوم بشارت احمد صاحب سیالکوٹ۔

۲۲۰ گز کی دوڑ:۔ اول حبیب احمد صاحب باجوہ چک ۹۸ ضلع لائل پور۔ دوم عبداللہ ابوبکر صاحب برٹش سمالی لینڈ۔

مشاہدہ و معائنہ:۔ اول حمید احمد صاحب حامد گھٹیالیاں۔ دوم سید محمد ہارون صاحب ربوہ

اونچی چھلانگ:۔ اول ظفر احمد صاحب کھاریاں دوم مقبول احمد صاحب ربوہ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام

مغرب کے وقت تک ورزشی مقابلوں کا پروگرام مکمل ہوگیا۔ اور تمام خدام نماز مغرب ادا کرنے کے لئے سٹیج کے گرد آ جمع ہوئے۔ صفیں درست ہونے کے بعد مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس خدام الاحمدیہ کو حالیہ سیلابوں کے وقت خدمت خلق کا اچھا نمونہ قائم کرنے پر تحسین کے کلمات سے نوازتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور امید ظاہر فرمائی کہ آئندہ اس جذبے کو اور زیادہ تیز کیا جائے گا۔ پیغام سنانے کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں خدام سے دریافت کرنے کے بعد ان خدام کے اعداد و شمار جمع کئے۔ جو تہجد کی نماز پڑھنے اور کثرت سے دعائیں اور استخارہ کرنے کے عادی ہیں۔ بعدہٗ خدام نے محترم نائب صدر صاحب کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد:۔ کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد سات بجے شب کے قریب محترم نائب صدر صاحب کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو کمال یوسف صاحب نے کی محترم نائب صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح مجلس شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شوریٰ کے گذشتہ سال کے فیصلہ جات کی تعمیل سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ نمائندگان شوریٰ کے سامنے ایجنڈا پیش کیا۔ جو تعلیم و تربیت اور مالی امور سے متعلق ۹ تجاویز پر مشتمل تھا۔ ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے نمائندگانِ شوریٰ کے مشورے سے دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں سب کمیٹی مال حسب ذیل نمائندگان پر مشتمل تھی۔ (۱) مبارک محمود صاحب لاہور (۲) عبد الغنی صاحب رشدی راولپنڈی۔ (۳) شیخ نصیر احمد صاحب کراچی۔ (۴) غلام محمد صاحب پرویز گنج مغل پورہ (۵) صوفی رحیم بخش صاحب کوئٹہ۔ (۶) قریشی ذکاء اللہ صاحب ربوہ (۷) محمد احمد صاحب قمر سیالکوٹ (۸) سید سلیم الجابی شام (۹) بشیر احمد صاحب امتیاز واہ کینٹ (۱۰) بشیر احمد صاحب پشاور (۱۱) محمد احمد صاحب ثاقب مہتمم تحریک جدید مجلسِ مرکزیہ۔ (۱۲) چودھری سعید احمد صاحب عالمگیر مہتمم مال مجلس مرکزیہ۔ (۱۳) چودھری صلاح الدین صاحب مہتمم اطفال مجلس مرکزیہ (۱۴) مولوی محمد صدیق صاحب مہتمم اشاعت مجلس مرکزیہ (۱۵) مسعود احمد صاحب قادیان۔ محترم نائب صدر صاحب نے عبدالغنی صاحب رشدی کو سب کمیٹی کا صدر اور چودھری سعید احمد صاحب عالمگیر کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔

سب کمیٹی تعلیم و تربیت:۔ حسب ذیل نمائندگان پر مشتمل تھی۔ ۱۔ سلطان محمود صاحب ربوہ (۲) مرزا محمد اسلم صاحب گنج مغلپورہ۔ (۳) محمد اشرف صاحب ناصر لاہور (۴) خواجہ سعید احمد صاحب کراچی (۵) شیخ مظفر احمد صاحب لائل پور (۶) یحییٰ فضلی صاحب راولپنڈی (۷) عبد الکریم صاحب شاہد سیالکوٹ (۸) مرزا فضل الرحمٰن صاحب پشاور (۹) عبد الحق صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ (۱۰) بشیر احمد صاحب قمر احمد نگر۔ (۱۱) مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم صاحب تعلیم مجلسِ مرکزیہ (۱۲) امین اللہ صاحب سالک ربوہ (۱۳) شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لاہور۔ خواجہ سعید احمد صاحب کراچی سب کمیٹی کے صدر اور مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تعلیم اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تلقین عمل:۔ مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس کے اختتام کے بعد "تلقین عمل" کا پروگرام شروع ہوا۔ اس پروگرام کے تحت علماء کرام اور بزرگان سلسلہ کی مختلف علمی موضوعات پر تقاریر کرائی جاتی ہیں۔ اور اس میں تمام خدام کی حاضری لازمی ہوتی ہے۔ آج کے اجلاس میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے "قبولیت دعا" کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں قبولیت کے شرف سے نواز کر قدم قدم پر ان کی رہنمائی اور دستگیری فرماتا ہے۔ آپ نے قبولیت دعا کے ضمن میں بعض اپنے ذاتی تجربات بھی بیان فرمائے۔ جو نہایت درجہ ایمان افروز تھے۔

علمی مقابلے:۔ "تلقینِ عمل" کے بعد نو بجے شب کے قریب علمی مقابلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ ان میں حفظ۔ تلاوتِ قرآن مجید ترجمۃ القرآن المجید مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ اور معلوماتِ عامہ کے مقابلے شامل تھے۔ ان مقابلوں کے لئے معیار اول۔ معیار دوم اور معیار سوم کے نام سے تین علیحدہ علیحدہ معیار مقرر تھے۔ چنانچہ ان مقابلوں میں منصف صاحبان کے فیصلوں کے مطابق جو خدام اول اور دوم رہے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

ترجمہ قرآن مجید:۔ معیار اوّل:۔ اول محمد طفیل منیر ربوہ۔ دوم احمد صادق محمود ربوہ
معیار دوم:۔ اول بشیر احمد شمسی ربوہ۔ دوم زین اللہ خاں ربوہ۔
معیار سوم:۔ اول منیر الدین ربوہ۔ دوم سید عبد السلام ربوہ۔

حفظ قرآن مجید:۔ اول عبد الوہاب ربوہ دوم محمد اسلم سجاد ربوہ۔

تلاوت قرآن مجید:۔ اول حافظ عبید اللہ عابد دوم علی صالح مشرقی افریقہ

مطالعہ حدیث:۔ معیار اول۔ اول عبد الباسط ربوہ۔ دوم محمد طفیل منیر ربوہ۔
معیار دوم۔ اول عبد السمیع ربوہ۔ دوم محمد ارشد ربوہ۔
معیار سوم:۔ اول حنیف یعقوب ٹرینی داد دوم ایاز محمود ربوہ۔

مطالعہ کتب سلسلہ:۔ معیار اول۔ اول محمد طفیل منیر ربوہ۔ دوم مرزا حنیف احمد ربوہ۔
معیار دوم۔ اول علی محمد ربوہ۔ دوم احمد صادق محمود ربوہ۔

علمی مقابلوں کے بعد ساڑھے دس بجے شب کو اجتماع کے پہلے روز کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اور خدام کو "شب بخیر" کے پیغام کے ساتھ اپنے اپنے خیموں میں واپس جا کر آرام کرنے کی اجازت دی گئی۔

(باقی)

درخواست دعا

مستری عبد الغنی صاحب آف شکار ماچھیاں حال ربوہ کا اکلوتا بچہ بہت سخت بیمار ہے۔ پہلے بھی کئی بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں اس بچہ کی صحت اور عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد شریف ربوہ

اسلامی طریق عبادت

دوسرا سبق

(سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل ۹ نومبر)

(۱) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے جو کہ درگاہ الٰہی سے دُور پھینکا گیا ہے۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۴) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۵) مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۶) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (۷) اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (۸) غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

(۲) میں شروع کرتا ہوں اللہ کا نام لے کر جو بے محنت دیتا ہے اور کسی محنت کو ضائع نہیں کرتا (۳) اور اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو کل مخلوقات کی ربوبیت کرتا ہے ہر قسم کی تعریفوں کا مستحق ہے (۴) وہ بغیر محنت کے بھی انعام کرتا ہے اور محنت کا اجر بھی بڑھ چڑھ کر دیتا ہے (۵) اور نیکی اور بدی کے نتائج اس کے حکم کے ماتحت مرتب ہوتے ہیں (۶) ہم تیری ہی فرمانبرداری کرتے ہیں اور تجھی سے اپنے ہر ایک کام میں مدد مانگتے ہیں (۷) تو ہمیں ہر ایک کام میں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا ہے (۸) اور ایسا مت کیجیو کہ ہم تیرے پیارے بن کر بھی کسی وجہ سے تیرے غضب کو اپنے اوپر بھڑکا لیں یا خود ہی تجھے چھوڑ کر۔ اِدھر اُدھر متوجہ ہو جائیں (۹) آمین۔ الٰہی میری اس دُعا کو قبول فرما۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امداد برائے سیلاب زدگان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ان رقوم اور پارچات وغیرہ کے علاوہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف جماعتیں براہ راست سیلاب زدگان کی امداد کے لئے خرچ کر چکی ہیں اور ابھی خرچ کر رہی ہیں۔ ساڑھے سترہ ہزار روپے (۱۷۵۰۰/-) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ سے بھجوایا جا چکا ہے۔ اس مد میں باہر سے صرف تقریباً تین ہزار کی آمد ہوئی ہے ابھی تک ساڑھے چودہ ہزار کی کمی ہے۔

جن مخیر احباب اور جماعتوں نے ابھی تک اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا وہ جتنی جلد ہو سکے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو رقوم ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نظارت المال ربوہ

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات سے بھی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کنری۔ میرپور خاص (حیدرآباد ڈویژن) گوجرانوالہ۔ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ سانگھڑ (سندھ)

انسپکٹران و سیکرٹریان مال کی فوری توجہ کے لئے

بیشتر جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تدریجی بجٹ کے مطابق چندہ موصول نہیں ہو رہا۔ اس کے علاوہ ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کے ذمہ سابقہ سالوں کے بقائے بصورت قرض چلے آ رہے ہیں۔ اگر وصول چندہ کا کام ساتھ کے ساتھ ہوتا رہے تو سال کے آخر میں یکدم بوجھ نہ پڑے۔ انسپکٹران و سیکرٹریان مال مہربانی کر کے اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

جلسہ سالانہ میں اب تقریباً ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصول کی طرف بھی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد ابراہیم احمدی از گنج مغلپورہ لاہور

(۲) مکرم چوہدری ... صاحب مینجر ... کراچی ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ ... بیمار ہیں پہلے سے قدرے افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرماویں

تحریک جدید کے جہاد میں جماعت کی قربانیاں

دفتر دوم سال ۱۲

نمبر	جماعت	رقم
۱	جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی	۴۲۷/- + ۵/۱۴
۲	" " بانوار ضلع سیالکوٹ	۳۱/۴
۳	" بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ	۶۸/۱۵
۴	" ملتان چھاؤنی	۴۶۹/۱۴
۵	محلہ دارالرحمت ربوہ	۸۴۸/۷
۶	جماعت پلنگ پور ضلع گجرانوالہ	۱۰۰/-
۷	" چک سندھواں "	۴۱/۸
۸	" بھڑی چٹھہ ضلع گجرانوالہ	۳۰/۸
۹	" مدرسہ چٹھہ "	۱۴۳/- + ۱۴/۸
۱۰	" رسول نگر "	۵۱/۲
۱۱	" دلاور چیمہ "	۵۲/-
۱۲	" موہلنکی "	۱۱۶/۱
۱۳	" چک ۴۲ کوروٹانہ ضلع جھنگ	۱۱۳/-
۱۴	" چک ۷۵۰ ضلع لائلپور	۲۴/۷
۱۵	" چک ۶۵۴	۲۱/۱۴
۱۶	جماعت شیخوپورہ خاص	۷۹۷/۵
۱۷	" جمال پور سندھ	۳۷۳/۴
۱۸	" فروکہ ضلع سرگودھا	۱۶۰/-
۱۹	" ٹوپی سرحد	۴۵/۶
۲۰	" کراچی	۱۱۸۶۴/۳/۶
۲۱	" دریا خان مری سندھ	۲۲/-
۲۲	" گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	۱۸۹/۶
۲۳	" چکوال ضلع جہلم	۳۱۸/۱۱
۲۴	" رینڈاں ٹھاگو ضلع سیالکوٹ	۲۲۳/۵
۲۵	" محمد آباد سندھ	۸۳۲/۴
۲۶	" دارالرحمت غربی ربوہ	۵۶+۹۷/۶+۲۹/۶
۲۷	" دہلی دروازہ لاہور	۸۴۹/۶
۲۸	" جڑانوالہ ضلع لائلپور	۶۳۳/۵
۲۹	جماعت کاکول ایبٹ آباد	۱۶/۱۲
۳۰	" گوٹھ امام بخش صاحب سندھ	۳۳/-
۳۱	" کنری سندھ	۵۷۵/۱۵
۳۲	" وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	۵۶۴/۱۴
۳۳	" سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۳۱۱/-
۳۴	" پیرکوٹ ضلع گجرانوالہ	۴۴/-
۳۵	" گوجرانوالہ شہر	۵۰۹/۹
۳۶	" لویریوالہ ضلع گوجرانوالہ	۴۷/۶/۶
۳۷	" کھیوے والی "	۸۶/۲/-
۳۸	" کنڈیارو سندھ	۱۵۱/۱۲
۳۹	گکھڑ گوجرانوالہ	۲۰۵/۴
۴۰	" چھور ۱۱۷ شیخوپورہ	۶۰۳/۳
۴۱	حلقہ دارالنصر ربوہ	۵۰۶/۲
۴۲	لجنہ اماء اللہ ربوہ	۶۲۲/۹
۴۳	جماعت کوٹ عبداللہ سندھ	۱۹۲/-
۴۴	" بدین سندھ	۱۲۶/-
۴۵	" ہیرک ضلع منٹگمری	۴۲/-
۴۶	" نصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۳۷۰/۴
۴۷	جماعت ایبٹ آباد	۱۳۸۰/-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کے یہ وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔

بگو شید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

فوری توجہ کی ضرورت ہے

بخدمت جمیع امراء و صدر صاحبان پشاور، ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن

محترم ناظر صاحب بیت المال پاکستان ربوہ مطلع کرتے ہیں کہ اضلاع پشاور ڈویژن و ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں بعض افراد کے چندوں کا بقایا وہاں کی جماعتوں کی غفلت سے باقی ہے اور وصول نہیں ہوئی۔ ہر جماعت کو اپنا سال رواں کا اور سابقہ سالوں کا بقایا بتایا گیا ہے لہذا استدعا ہے کہ امیر صاحب مقامی اور سیکرٹری مال یا صدر صاحب مقامی جماعت فوراً ایک معزز وفد مقرر کریں اور ان احباب سے جو بقایا دار ہیں یکمشت یا باقساط جیسا مناسب ہو بقایا چندہ وصول کر کے مرکز میں ارسال کریں۔ یہ امر سخت تاکیدی طور پر قابل توجہ ہے اور مجھے مطلع فرمائیں کہ کیا قدم اٹھایا گیا ہے۔

قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سرحد

---

(۳) میرے بڑے بھائی چوہدری محمد شریف صاحب قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت ان کو باعزت بری فرمائے اور سب متعلقین کو ہر پریشانی سے محفوظ رکھے آمین۔ محمد نذیر سابق بھیرو چک حال گگھسیٹ پور ضلع لائلپور

(۴) میرا لڑکا ... چودہ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ سعیدہ بیگم اہلیہ عبدالستار دہلوی بیانی ضلع سرگودھا

(۵) میری اہلیہ قریباً ... سے سخت بیمار ہے۔ صحابہ کرام و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ محمد عبداللہ سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی

بچوں میں شکر کی زیادتی دانتوں کی بوسیدگی کا اصل سبب نہیں

دانتوں کی بو[illegible]گی

یہ دریافت کرنے کے لئے کہ آیا شکر کی زیادتی دانتوں کی بوسیدگی پیدا کر دیتی ہے یا نہیں۔ لندن لیورپول اور شیفلڈ میں گذشتہ دو سالوں کے دوران میں تقریباً آٹھ سو بچوں پر عملی تجربات کئے گئے۔ ان تحقیقات کا نتیجہ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پرانے خیالات غلط تھے۔ یہ دریافت ہوا ہے۔ کہ بچوں میں شکر کی زیادتی بوسیدگی دنداں کا رجحان نہیں پیدا کرتی بشرطیکہ ان کی عام غذا اچھی ہو۔ ۵ سال سے لے کر ۱۴ سال کی عمر تک بچوں کو گوشت، دودھ، پنیر، تازہ پھلوں اور سبزیوں کے علاوہ مچھلی کے تیل اور لیموں کے رس کی مکمل غذائیں دی گئیں۔ اور شکر کا راتب بڑھا دیا گیا۔ تحقیقاتی طبی کمیٹی کا بیان ہے۔ کہ جن بچوں کو دودھ اور مچھلی کے تیل کی وافر مقدار میں مکمل غذاؤں کے ساتھ دی گئیں انہیں شکر کی زیادتی یا کمی دونوں سے دانتوں میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہماری "مہذب" غذاؤں میں صاف کی ہوئی شکر کی زیادتی دانتوں کے لئے لازماً مضر نہیں ہے۔ بشرطیکہ یہ غذائیں دوسرے لحاظ سے مکمل اور متوازن اجزاء تغذیہ جسم کے لئے اپنے اندر موجود رکھتی ہوں"۔

تحقیقات سے معلوم ہوا کہ دانتوں کے بننے کے پورے زمانہ میں شکر زیادہ دینے سے بوسیدگی نظر نہیں آئی۔ لیکن اچھی غذا کھانے والے بچوں میں شکر کم لینے کی حالت میں بھی بوسیدگی پیدا ہو گئی۔

شکر اور دانت

ایلیانوئس یونیورسٹی کے ماہر امراض دندان ڈاکٹر رابرٹ کینزل کہتے ہیں کہ اگر صاف کی ہوئی شکر غذا سے خارج کر دی جائے۔ تو دانتوں کی بوسیدگی کا مسئلہ پیدا ہی نہ ہوگا وہ کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں بوسیدگی دنداں تقریباً اسی تناسب سے ہے کہ جس تناسب سے باشندے شکر استعمال کرتے ہیں۔

امریکہ کے باشندے سالانہ فی کس تقریباً سو پونڈ شکر مختلف شکلوں میں استعمال کرتے ہیں۔ درحقیقت کاربو ہائیڈریٹ تغذیہ کے لحاظ سے یہ مقدار ۶۰ تا ۷۰ پونڈ زیادہ ہے۔ یہی حال تقریباً دوسرے مہذب ملکوں کا ہے۔

دانتوں کی بوسیدگی کی روک تھام کے لئے ٹوتھ برش (مسواک) ایک اہم حربہ ہے مگر اسے لوگ عموماً صحیح طریقہ سے استعمال نہیں کرتے۔ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ منہ کے اندر بوسیدگی کا عمل کھانا کھانے کے بعد پہلے ۲۰ یا ۳۰ منٹ میں بہت زیادہ واقع ہوتا ہے۔ لہذا صبح نہار منہ اور رات کو سونے سے پہلے برش استعمال کرنے کا مقبول عام رواج بوسیدگی کے سدباب کے لئے کافی نہیں ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد فوراً دانت اچھی طرح صاف کرنے چاہئیں۔

چیچک کا ٹیکہ

یہ عام خیال کہ ایک بار چیچک کا ٹیکہ لگا دینے سے ہمیشہ کے لئے امنیت حاصل ہو جاتی ہے سراسر غلط ہے۔ درحقیقت بچپن میں ٹیکہ لگانے سے صرف کچھ عرصے تک تحفظ ہو سکتا ہے۔ اور یہ تحفظ مختلف افراد میں مختلف درجہ اور مختلف مدت کا ہوتا ہے ایلیانوئس کے ڈاکٹر کوہن کا خیال ہے کہ یہ تحفظ تین تا پانچ سال کے اندر کم ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ جب ٹیکہ کے داغ رکھنے والے ۹۰۹ افراد کو دوبارہ ٹیکہ لگایا گیا۔ تو ان میں ۲۹۹ افراد میں پھر چھالہ نمودار ہو گیا۔

(اخبار الطب کراچی ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء)

سورج میں دھبے رونما ہو گئے

لندن ۱۹ نومبر۔ ماہرین سائنس نے بتایا ہے کہ سورج میں دو اتنے بڑے دھبے رونما ہو گئے ہیں کہ پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ ان دھبوں کی وجہ سے ریڈیائی مواصلات میں گڑبڑ پیدا ہو رہی ہے۔ خیال ہے یہ دھبے اس ہفتہ کے آخر تک رہیں گے۔

تصحیح

وصیت ۱۲۰۴۹ میں غلطی سے سید سجاد احمد صاحب ولد سید احمد علی صاحب لکھا گیا ہے۔ صحیح ولدیت سید علی احمد صاحب ہے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

وزیر اعظم ایران جناب حسین اعلیٰ

حسین اعلیٰ

تہران کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ایران کے وزیر اعظم مسٹر حسین اعلےٰ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ تہران ریڈیو نے کہا ہے کہ وہ معمولی طور پر زخمی ہوئے ہیں اور ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

جنرل زاہدی وزیر اعظم ایران نے ۵ اپریل ۱۹۵۵ء کو خرابی صحت کی بناء پر استعفا دیا۔ اور ۷ اپریل کو شاہ ایران نے حسین اعلےٰ کو ایران کا وزیر اعظم مقرر کیا۔ ۸ اپریل کو انہوں نے اپنی وزارت تشکیل کی جو ان کے علاوہ بارہ افراد پر مشتمل تھی۔ جن میں سے چار وزراء سابقہ کابینہ سے لئے گئے تھے۔

حسین اعلےٰ شاہ کے قابل اعتماد دوستوں میں شمار ہوتے ہیں اور ڈاکٹر مصدق کے دشمن ترین مخالفین میں سے ہیں۔ آپ ۱۹۵۱ء سے وزارت عدالت کے منصب پر فائز رہے۔ اس سے پہلے آپ کئی سال تک پیرس میں ایران کے سفیر رہے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ واشنگٹن میں ایران کے سفیر مقرر ہوئے اور ۱۹۴۶ء میں اقوام متحدہ میں آپ کو ایران کی نمائندگی سونپی گئی۔ ۱۹۵۱ء میں مختصر عرصہ کے لئے آپ وزارت عظمیٰ کے عہدے پر بھی فائز رہے۔

۷ اپریل کو ایک اخباری بیان میں حسین اعلےٰ نے اپنی عام پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے پیشرو وزیر اعظم جنرل زاہدی کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں گے صرف اشتراکیت کے خلاف جنگ کرنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ میرا سب سے پہلا مقصد بدعنوانیوں کے خلاف ایک وسیع مہم چلانا ہے۔

۱۷ اپریل کو مجلس نے ۲ ووٹوں کے مقابلے میں ۹۲ ووٹوں سے نئی وزارت پر اعتماد کی قرارداد پاس کی۔ اس اجلاس میں سات رکن غیر حاضر تھے۔

۲۲ مارچ کو ایک موقعہ پر شاہ نے ایران کی چیدہ چیدہ شخصیتوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ عوام بنیادی ضروریات سے محروم ہیں اور بدعنوانی کو جڑوں سے اکھیڑنا اور سماج دشمن عناصر کو ختم کر دینا انتہائی ضروری ہے۔ مجھے صرف ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو دیانتدار اور عوام کی بہبود کے خواہاں ہوں۔

حسین اعلےٰ ۱۰ اپریل کو علاج معالجے کی غرض سے پیرس روانہ ہو گئے اور ان کی جگہ آنتائے انتظام وزارت عظمیٰ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۰ اگست کو حسین اعلےٰ کی کابینہ میں ردوبدل کیا گیا۔ وزیر جنگ جنرل ہدایت کی جگہ جنرل احمد وسوغ اور ڈاکٹر علی امینی کی جگہ ڈاکٹر محمد سجادی کو وزیر مال مقرر کیا گیا۔ علی فروزان جو قائم مقام وزیر مال تھے وزارت قومی اقتصادیات کے شعبہ بیرونی تجارت کے محکمے کے ہیڈ بنا دیئے گئے۔

جنرل ہدایت جو وزیر جنگ تھے جنرل BATMAQLICH جو بعد میں پاکستان میں سفیر مقرر ہوئے کی جگہ مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف بنا دیئے گئے۔

(نوائے وقت)

دوسری جنیوا کانفرنس کی ناکامی

لندن ۱۹ نومبر جنیوا کانفرنس میں وزرائے خارجہ کی دوسری کانفرنس کے خاتمہ کے متعلق اخبار "دی ٹائمز" لندن نے لکھا ہے۔ کہ جنیوا کانفرنس کے خوشگوار اثرات میں سے اب صرف یہ بات باقی رہ گئی ہے کہ جوہری قوت کے اس دور میں فوجی طاقتیں اب جھگڑوں کو کسی ایسی حد تک نہیں لے جا سکتیں جس کا نتیجہ کوئی بڑی جنگ ہو سکے۔ یہی وہ سپرٹ تھی جو گزشتہ جولائی میں حکومتوں کے سربراہوں کو جنیوا لائی خیال تھا۔ کہ اگر ایک بار اس امر کا اقرار کر لیا گیا کہ یورپ میں جنگ نہیں ہونی چاہیئے۔ تو تنازعات کا حل آسان ہو جائیگا۔ لیکن توقع پوری نہ ہو سکی۔ یورپ اور جرمنی کے مسائل پر اختلافات اب پہلے سے سنگین صورت اختیار کر گئے ہیں۔

چار سو چھ صفحات کا اخبار

نیویارک ۱۹ نومبر۔ امریکہ کے اخبارات بڑے بڑے ضخیم نمبر نکالنے کے سلسلے میں اپنی روایات برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

"نیویارک ٹائمز" نے حال ہی میں ۴۰۶ صفحات پر مشتمل ایک نمبر شائع کیا ہے جو دس حصوں پر مشتمل ہے یہ نمبر ساڑھے چار پونڈ وزنی ہے۔

اسی روز "نیویارک ڈیلی نیوز" نے بھی ۲۸۰ صفحات پر مشتمل پرچہ شائع کیا۔ جو اخبار کی تاریخ کا ضخیم ترین نمبر ہے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ ۱)

افسردہ نظر آئے میں نے سمجھا شاید میری بیماری کی وجہ سے یہ لوگ پژمردہ ہیں بعد میں جب میں نے بعض لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حالیہ سیلابوں کیوجہ سے لوگوں کی مالی حالت خراب ہو گئی ہے یہ اس کا اثر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ دونوں وجوہات غلط ہیں۔ اگر یہ افسردگی میری بیماری کیوجہ سے ہے تو میں تو ایک انسان ہوں اور انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہتے بعض دوست ایسے ہیں جو یہ دعا مانگتے ہیں کہ خدا مجھے عمر نوح عطا کرے حالانکہ دعا یہ مانگنی چاہیئے کہ خدا ایسی عمر دے کہ جس میں جسم ذمہ واریوں کا بوجھ اٹھا سکے اور انسان آخر دم تک بشاشت کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو ادا کر سکے۔ پس نہ صرف میرے لئے بلکہ اپنے لئے بھی دعا مانگو کہ اے خدا ہمارے اندر وہ طاقت پیدا کر کہ جو کام تو ان سے لے رہا ہے۔ وہ ہم بھی کر سکیں اصل چیز کام کا جاری رہنا ہے۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ خوش رہو جس طرح دنیا اپنی افسردگی مٹانے کے لئے مسکراتی ہے۔ تم بھی خدا اور اس کے رسول کی خاطر مسکراؤ اور چہروں پر افسردگی نہ آنے دو۔ لیکن ایسا مسکراؤ کہ تمہارے ساتھ شیطان نہ مسکرائے بلکہ تمہارے مسکرانے کے ساتھ خدا خود مسکرائے۔

محنت اور کارکردگی کا نمونہ

حضور نے مزید فرمایا اسی طرح جس شخص نے یہ کہا کہ سیلابوں کی وجہ سے جو غربت آئی ہے وہ تمہاری افسردگی کا باعث ہے اس نے بھی غلط کہا اس میں شک نہیں جب ملک پر آفت آتی ہے تو مومن سے زیادہ کوئی غمگین نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اپنے غم کا اظہار خدا کے سامنے کرتا ہے بندوں کے سامنے نہیں۔ پس تم بھی اپنی افسردگی رات کے وقت خدا کے سامنے پیش کرو اور دن کے وقت خدا اور رسول کے آگے اپنی مسکراہٹیں رکھو۔ پس اپنی ہمتیں، ہاتھ اور جو طاقتیں خدا نے تمہیں عطا کی ہیں ان کو پورے طور پر کام میں لا کر محنت اور کارکردگی کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کرو۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے زمیندار محنت کریں اور اتنی محنت کریں کہ ان کی زمینیں سونا اگلیں۔ تاجر ایسی محنت اور دیانتداری سے اپنی تجارتیں چلائیں کہ لوگ میلوں میل سے یہ کہتے ہوئے آئیں کہ سودا لیں گے تو ان سے لیں گے۔ اسی طرح ہمارے ملازمت پیشہ ایسی جانفشانی سے کام کریں کہ جب ملازمت کا سوال پیدا ہو تو لوگ کہیں کہ ہمیں ایسے ہی جفاکش اور محنتی ملازموں کی ضرورت ہے پس اچھے سے اچھے کام کرو اور ہر میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دکھاؤ۔

خدمت کا احمدی معیار

اسی ضمن میں حضور نے خدمت خلق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جب خدمت کا وقت آئے تو چاہیئے کہ سب سے پہلے آگے بڑھنے والے تمہی ہو۔ حالیہ سیلابوں کے وقت تمہیں خدمت کی توفیق ملی اور تم نے مصیبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کی ہر ممکن مدد کی اور اپنی بساط سے بڑھ کر مدد کی یہ خوشی ہونے والی بات ہے۔ خدا ہمارے ملک کو عذابوں سے بچائے لیکن اگر کبھی کوئی مصیبت کا وقت آئے۔ تو خدمت کے لئے سب سے پہلے آگے آؤ اور اس طور پر خدمت بجا لاؤ کہ سب کے دل گواہی دیں کہ تم ہی وہ ستون ہو کہ جن پر قوم و ملک کی عمارت قائم ہے۔ دکھ اور مصیبت کے وقت میں اس طرح کام آنے سے لوگوں کے دلوں میں تمہاری محبت گھر کرے گی اور وہ تمہیں سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ پس خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ تم خدام احمدیہ ہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم احمدیوں کے خادم ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ تم احمدی خادم ہو۔ سید القوم خادمھم کے تحت تم یقیناً عزت پاؤ گے۔ اور ہر شخص تمہیں قدر کی نگاہ سے دیکھیگا۔ اپنے اس مقام کو یاد رکھو اور مخلوق خدا کی خدمت میں ہر آن کوشاں رہو۔ تمہارے ذریعہ سے ہر امیر اور ہر غریب آرام پائے اور فائدہ اٹھائے امیر بھی اللہ کے بندے ہیں اور غریب بھی اسی کی مخلوق ہیں مشکلات اور مصائب امیروں کو بھی آسکتے ہیں اور غریب بھی ان سے دوچار ہوتے ہیں۔ جہاں تک خدمت کا تعلق ہے۔ احمدیت امیر اور غریب میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ بالشویک اور کمیونسٹ وغیرہ صرف غریبوں کی مدد کا دم بھرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی لوگ ایسے ہوں گے۔ جو صرف غریبوں کے مصائب کو مصائب سمجھیں گے۔ اور امیروں کا دکھ انہیں دکھ نظر نہ آئے گا لیکن خدمت کرتے وقت تم نے کوئی تفریق نہیں کرنی تم خدمت کو اپنا مطمح نظر بناؤ اور بے لوث طریق پر خدمت کرتے چلے جاؤ اور اس رنگ اور اس طریق پر خدمت کا فریضہ بجا لاؤ کہ ہر شخص یہ سمجھے کہ قوم کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔

اللہ تعالےٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ سچے طور پر تمہیں خدام احمدیہ بننے کی توفیق دے خدام الاحمدیہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ احمدیوں میں سے خدمت کرنے والا گروہ اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم صرف احمدیوں کی خدمت کرو بلکہ مطلب یہ ہے کہ احمدیوں کے معیار اور اسٹینڈرڈ کی خدمت کرو۔ گذشتہ سال لاہور کے بارش زدہ علاقوں میں جب تم نے نادار لوگوں کے مکانات تعمیر کئے تھے۔ تو تمہارے کام اور جذبے کو دیکھ کر پولیس والے اور ان علاقوں کے لوگ کہہ اٹھے تھے کہ یہ آدمی نہیں جن ہیں۔ یہ خدمت کا احمدی اسٹینڈرڈ تھا۔ جب تم اس جذبے کے ساتھ خدمت خلق کے کام کو جاری رکھو گے تو تمہارا وجود ملک کے لئے ضروری وجود بن جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے افضال تم پر نازل ہوں گے اور اس کی جناب سے تم عزت دئیے جاؤ گے۔ پس صحیح معنوں میں خدا پر توکل کرو دعاؤں پر زور دو اور احمدی معیار کے مطابق خدمت بجا لانے کو اپنا شعار بناؤ۔

دوران تقریر میں حضور نے نوجوانوں کو تعلق باللہ کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ جوانی میں تہجد اور تعلق باللہ اور دعاؤں پر زور دینے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں۔ ابدال وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں ہی اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ احمدیوں کے جوان ابدال اور بوڑھے اقطاب ہونے چاہئیں تعلق باللہ کے میدان میں تمہیں ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ تم سے بولنے لگ جائے۔ اہل محلہ پر اگر کوئی مصیبت آئے تو وہ احمدیوں کے پاس آئیں اور ان سے دعا کے طالب ہوں۔ جب تم اپنے اندر یہ کیفیت پیدا کر لوگے تو لوگوں کو ماننا پڑے گا کہ تمہاری دعا بہت قیمتی چیز ہے۔ تمہارا خدا حافظ و ناصر ہو اور قیامت تک تم اور تمہاری نسلیں دین کی خادم بنی رہیں۔ تم خدا سے محبت کرنے والے ہو۔ اور خدا تم سے محبت کرنے والا ہو۔ تم نیکی اور تقویٰ کے ساتھ دوسروں پر غالب ہو۔ شرارت اور بدی کے ساتھ نہیں۔ تا نیکی اور تقویٰ کے غالب آنے سے دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور وہی ایک دین ہو جو سربلند ہو۔ (حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ولولہ انگیز خطاب پر مجمع میں بے اختیار نعرۂ تکبیر بلند ہوا اس پر حضور نے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) میں نے تمہیں توکل کا مفہوم بتایا تھا احمدیت توکل ہی کے صحیح مقام کا دوسرا نام ہے۔ پس نعرۂ تکبیر کے ساتھ یہ نعرہ بھی لگاؤ کہ "احمدیت زندہ باد" اس پر تمام فضاء احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

انسانیت زندہ باد

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے پھر فرمایا۔ میں نے تمہیں نصیحت کی ہے کہ تم احمدی اسٹینڈرڈ کے مطابق خدمت کا فریضہ ادا کرو۔ خدمت کا احمدی معیار انسانیت کے احیاء اور اس کے ارتقاء پر دلالت کرتا ہے پس تمہارا دوسرا نعرہ "انسانیت زندہ باد" ہونا چاہیئے۔ اس پر فضاء "انسانیت زندہ باد"۔ "احمدیت زندہ باد" "فضل عمر زندہ باد" کے پرجوش نعروں سے ایک بار پھر گونج اٹھی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے ان دعائیہ فقرات پر اپنے اس ولولہ انگیز خطاب کو ختم فرمایا کہ اللہ تعالےٰ خدام اور انصار کو خدمت کا احمدی اسٹینڈرڈ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا دنیا ان کے وجودوں میں فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا کا عملی مشاہدہ کر سکے۔

خدام کی تعداد

دوران تقریر میں حضور ایدہ اللہ نے مجالس خدام الاحمدیہ کو خدام کی تعداد بڑھانے کی بھی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں فرمایا ہر جماعت میں خدام کی تعداد جماعت کی مجموعی تعداد کے ۴۰ فیصدی کے برابر ہونی چاہیئے۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنی جماعت کی مجموعی تعداد کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ ان کے خدام کی تعداد چالیس فیصدی کے برابر ہے یا نہیں۔ اگر ان کی تعداد چالیس فیصدی سے کم ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کی جماعت میں ابھی ایسے نوجوان ہیں جو مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن نہیں ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو تحریک کر کے مجلس کا رکن بنایا جائے اور انہیں مجلس کی تربیتی اور اصلاحی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔